دار العلوم دیوبند کا فیض!

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب

جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس وشیخ الحدیث، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیرِ مرکزیہ اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم نے مؤرخہ ۵رمحرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۲ردسمبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار صبح گیارہ بج کر پچیس منٹ پر جامع مسجد (نیوٹاؤن) بنوری ٹاؤن میں دار العلوم دیو بند انڈیا کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحبؒ کے سانحہ اِرتحال پر تعزیتی خطاب کیا، جسے دورۂ حدیث کے ایک طالب علم سیّد محمد زین العابدین نے ضبط کیا۔

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد: كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام

عزیز طلبہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا ماہانہ اِجتماع جو ہر مہینے ہوتا ہے اور جامعہ کے بڑے اساتذہ آپ سے خطاب کرتے ہیں، یہ اِجتماع بھی اسی کا حصہ ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اِتفاق ایسا ہے کہ ہمارے اور پوری دُنیائے علم کے مرکز دار العلوم دیو بند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰنؒ اِنتقال کر گئے ہیں، اور اتنا تو آپ جانتے ہیں کہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور افغانستان یا دُنیا کے اندر دُور دُور تک جو مدارسِ اسلامی قائم ہیں، وہ سب اسی دار العلوم دیو بند کی برکت ہے، اسی دار العلوم دیو بند کی شاخیں ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ چھوٹے دائرے میں ہمارا یہ جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

مرکز ہے، اور صرف اس کی پندرہ شاخیں ہیں۔ اسی طرح دار العلوم دیوبند مرکز ہے اور اس کی ہزاروں شاخیں ہیں جو پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، افغانستان، نیپال، سری لنکا، افریقہ اور یورپ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر دار العلوم دیوبند اور اس کے بزرگ نہ ہوتے، یہ مرکز نہ ہوتا تو آج یہ تمام علاقے جہالت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہوتے۔

اس لئے حضرت مولاناؒ کی وفات گویا ہم سب کا خسارہ ہے، ہم سب کا غم ہے، اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مرکز کو ایسا ہی باکمال اور بڑی شخصیت جو اس مرکز کے شایانِ شان ہو، مہیا فرمائیں۔ اور جو کچھ آپ نے پڑھا ہے، نیت کرلیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب ان کی رُوح کو پہنچادیں۔

ان کے علاوہ اور ہمارے بہت سے متعلقین حضرات کی کچھ وفیات ہوئی ہیں، جن میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: مولانا عبدالقیوم چترالیؒ کے بڑے بھائی، مولانا سلطان الدین کے والد وہ بھی ان دنوں فوت ہوئے ہیں، مولانا ارشاد اللہ العباسی کے بڑے بھائی، مولانا قاری سلطان روم کے والد، دورۂ حدیث کے طالب علم ثناء اللہ کے والد، دورۂ حدیث کے طالب علم کی والدہ، دورۂ حدیث کے ایک طالب علم کے بڑے بھائی، مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر شاخ جامعہ میں درجہ خامسہ کے ایک طالب علم، مولانا شعیب ملا کی خوش دامن، درجہ سادسہ کے طالب علم کے والد۔

اس کے علاوہ اس موقع پر ہمیشہ ہم اپنے ان بزرگوں کو بھی یاد کرتے ہیں جن کی محنت و اخلاص اور برکات سے آج ہم فائدہ اُٹھارہے ہیں، جنہوں نے یہ پودا لگایا، میری مراد حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ ہیں، جو ہمارے قریب آرام فرمارہے ہیں، انہوں نے اس اِدارے کی ابتدا کی، اور ابتدا اس وقت ہوئی جب یہ مسجد کا صرف ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا، اندرونی حصے کا ابھی پلاسٹر بھی نہیں ہوا تھا، فرش بھی کھردرا تھا، دیواریں بھی کھردری تھیں، فرش پر کچھ چٹائیاں پڑی ہوئی تھیں تو اس سے ابتدا ہوئی۔ لیکن نہایت ہی اِخلاص کے ساتھ بنیاد رکھی گئی، جس کا نتیجہ یہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس درخت کی طرح بنادیا جس کی مثال قرآنِ کریم نے دی ہے: **"کشجرة طیّبة أصلها ثابت وفرعها فی السماء"** آج اس دینی اور رُوحانی درخت کی شاخیں پوری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں، اور آپ دُنیا کے کسی ملک میں چلے جائیں وہاں آپ کو یہاں کے فضلائے کرام کام کرتے ہوئے ملیں گے، کسی نے مدرسہ قائم کیا ہوا ہے اور مسلمان بچوں کو پڑھارہے ہیں، اور کوئی مسجد میں اِمام وخطیب ہیں اور مسلمانوں کی دینی ورُوحانی تربیت فرمارہے ہیں، اور کچھ ایسے ہیں جو وہاں بھی دِین کے فتنوں کے خلاف کام کررہے ہیں۔

ہمارے ایک بہت ہی بزرگ اور ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینیؒ جن سے چونکہ

بے تکلفی تھی، میں ان کو کہا کرتا تھا کہ یہ ختم نبوت کے دیوانے ہیں اور انگلینڈ، یورپ میں وہی ہماری مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے، میں نے ان کو دیکھا کہ دن رات ان کے ذہن میں بس یہی بات سوار تھی کہ کسی طرح مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ کیا جائے۔ لندن میں جب ہماری سال میں ایک مرتبہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے، ہم وہاں جاتے ہیں تو وہ خود ایئرپورٹ پر لینے کے لئے آتے، ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور واپسی پر ہمیں خود رخصت کرنے ایئرپورٹ تک آتے۔

غالباً آخری دفعہ جب آئے تو کہنے لگے کہ میں فلاں جگہ سے ہوکر آیا ہوں، ان کو پتا چلا کہ ایک مسلمان لڑکی اور ایک قادیانی لڑکا شادی کرنا چاہتے ہیں، اس کی وجہ وہاں کا مخلوط معاشرہ ہے، وہاں کالجوں میں، یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم ہوتی ہے، وہ دونوں ایک جگہ پڑھ رہے تھے، دونوں میں دوستی ہوگئی، اور وہ آپس میں شادی کرنا چاہ رہے تھے۔ مولاناؒ کو پتا چلا تو بے چین ہو گئے کہ ایک مسلمان لڑکی ایک کافر کے گھر میں جائے گی، مولانا اس کے والدین سے ملے، اس لڑکی سے ملے، اور مسلسل اس لڑکی کو قادیانیوں کے عقائد اور ان کے کفر کے بارے میں بتاتے رہے، تو کہنے لگے کہ میں ابھی اس کے ماں باپ سے مل کر آرہا ہوں، اور اپنی اس کوشش میں الحمدللہ! کامیاب ہوگیا ہوں۔

انگلینڈ کے علاوہ اس سے ملے ہوئے جو ملک ہیں، مولاناؒ کا ان ممالک میں آنا جانا کچھ مشکل نہیں تھا، فرانس ہے، سامنے اٹلی ہے، بلجیم ہے، یہ چھوٹے چھوٹے ملک ہیں، قادیانی وہاں بھی موجود ہوتے ہیں، تو وہاں جاتے، جلسے کرتے، لوگوں کو جمع کر کے سمجھاتے۔ ظاہر بات ہے کہ جو قادیانی ہیں وہ بھی مسلمان عالم دین کی بات سننے کے لئے وہاں آجاتے ہیں، وہاں ایک بڑا مال دار خاندان تھا اور قادیانیوں کو بہت زیادہ چندہ بھی دیتا تھا۔ مولاناؒ کا بیان سنا، مولاناؒ کے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا کہ: اگر واقعی آپ کی باتیں سچی ہیں اور آپ اس کو ثابت کردیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ مولاناؒ بھی عجیب دیوانے تھے، جہاں بھی جاتے، کتابیں اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ مولاناؒ نے کہا: کتابیں میرے پاس ہیں، آیئے میں آپ کو قادیانیوں کی کتابوں سے ان سب باتوں کو ثابت کردیتا ہوں۔ اس شخص نے کہا کہ ہم اپنا آدمی بلائیں گے، آپ اس کے ساتھ مناظرہ کریں۔ تو انہوں نے قادیانیوں کے ایک آدمی کو بلالیا، جس کے نام کے ساتھ ڈاکٹر کا دُم بھی لگا ہوا تھا۔ مولاناؒ تو ماشاء اللہ اس موضوع پر بہت ہی متخصص تھے۔ بہر حال تمام لوگ دیکھ رہے ہیں اور ان کا آپس میں مناظرہ ہو رہا ہے، اور جس طرح ایک پہلوان دُوسرے کو پچھاڑتا ہے، اسی طرح مولاناؒ بھی اس قادیانی کو پچھاڑ رہے ہیں، اور وقفے وقفے سے اس کی نفسیات کو بھی رُسوا کرنے کے لئے کہتے:

''ارے بھئی! یہ کس کو لے آئے ہو، اس کو تو بولنا بھی نہیں آتا، کسی بڑے قادیانی مربی کو لے کر آتے، اس کو تو بولنا بھی نہیں آتا۔'' بہرحال قادیانی مناظر بڑا ذلیل ہوا اور اس آدمی نے کھڑے ہو کر اسی مجلس میں مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور پورا خاندان مسلمان ہو گیا، الحمدللہ!

بہرحال دارالعلوم دیوبند اور اس کی شاخوں کی تربیت کا سارا سہرا ہمارے بزرگوں کو پہنچتا ہے، جنہوں نے اس کو قائم کیا، جن کے صدقے میں یہ سارے اِدارے اس دُنیا میں قائم ہوئے ہیں، اور یہ اس اِدارے کی حقانیت کی دلیل ہے، اب بھی آپ کو ایسے ایسے لوگ ملیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اس دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

آپ بھی محنت کریں اور جب آپ علم لے کر یہاں سے نکلیں گے اور جس میدان میں بھی جائیں گے تو آپ بھی اِن شاء اللہ! ایسے ہی کارنامے انجام دیں گے۔

بات یہاں سے چلی تھی کہ جن بزرگوں نے ہمارے لئے یہ میدان کھولا ہے، ان کو اپنی دُعاؤں میں بھولنا نہیں چاہئے۔ حضرت بنوریؒ کے بعد مسلسل جو ہمارے بزرگ اور اساتذہ اس دُنیا سے گئے ہیں، ان سب حضرات کو بھی، اساتذۂ کرام کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھیں، اِن شاء اللہ! ان سب کی رُوحیں خوش ہوں گی۔

یہ ثواب ایسا نہیں ہے کہ ہم پتھروں کو بھیج رہے ہیں، ہم ان اللہ کے بندوں کو بھیج رہے ہیں جن کے اعمال ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، اور وہ اِس جہان سے اُس جہان میں چلے گئے، ختم نہیں ہوئے۔ ان کی رُوحیں وہاں موجود ہیں، ان کو پتا چلتا ہے کہ کس نے ہمارے لئے پڑھا، کس نے ہمارے لئے ایصالِ ثواب کیا، یہ ہمارا ایمان ہے، اور بیسیوں بلکہ سینکڑوں احادیث آپ کو ایسی ملیں گی جو اِن چیزوں کو بیان کر رہی ہیں، اس لئے بھئی! جب آپ ان بزرگوں کو یاد کریں گے تو آپ کو بھی ان کی برکات ملیں گی۔

یہ بھی دُعا کریں کہ یہ جو محرم کے ایام ہیں، اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے گزار دے اور شرپسندوں کے شر سے اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے، اور توہینِ رسالت کی جو آوازیں اُٹھ رہی ہیں یا جو بے دین طبقہ اس قانون کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو ناکام بنائے اور جو اس میدان میں کام کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے، آمین!